روزنامہ
الفضل
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ
فون ۴۴۹

جلد ۷۷/۴۲ | جمعرات ۲۴ رجب ۱۴۱۲ھ، ۳۰ صلح ۱۳۷۱ ہش، ۳۰ جنوری ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۵

حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع اور درخواست دعا

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے لندن سے اطلاع دی ہے کہ مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے سینٹ جارجز ہاسپٹل سے رابطہ کر کے حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق جو رپورٹ پیش کی ہے اس کے مطابق حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے معدہ کے خاص ایکسرے کے بعد یہ بات واضح ہوئی ہے کہ معدہ کے منہ پر رکاوٹ ہے جس کی وجہ سے معدہ سے غذا انتڑیوں کی طرف نہیں جا رہی۔ یہ تکلیف پتہ میں پتھریوں کے علاوہ ہے۔ اس لئے معدہ اور انتڑیوں کے درمیان کا راستہ بحال کرنے کے لئے جلد ہی آپریشن متوقع ہے۔ تاریخ کا فیصلہ دو دن کے اندر ہوگا۔ ویسے عمومی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے برقرار ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے بچائے۔ بیماری کے ہر بد اثر سے بچائے اور اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جو شخص محض اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس کی راہ کی تلاش میں کوشش کرتا ہے اور اس سے اس امر کی گرہ کشائی کے لئے دعائیں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون (......) یعنی جو لوگ ہم میں سے ہو کر کوشش کرتے ہیں ہم اپنی راہیں ان کو دکھا دیتے ہیں) کے موافق خود ہاتھ پکڑ کر راہ دکھا دیتا ہے اور اسے اطمینانِ قلب عطا کرتا ہے اور اگر خود دل ظلمت کدہ اور زبان دعا سے بوجھل ہو اور اعتقاد شرک و بدعت سے ملوّث ہو تو وہ دعا ہی کیا ہے اور وہ طلب ہی کیا ہے جس پر نتائج حسنہ مترتب نہ ہوں۔ جب تک انسان پاک دل اور صدق و خلوص سے تمام ناجائز رستوں اور امیدوں کے دروازوں کو اپنے اوپر بند کر کے خدا تعالیٰ ہی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتا۔ اس وقت تک وہ اس قابل نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید اسے ملے لیکن جب وہ اللہ تعالیٰ ہی کے دروازہ پر گرتا اور اسی سے دعا کرتا ہے تو اس کی یہ حالت جاذبِ نصرت اور رحمت ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ آسمان سے انسان کے دل کے کونوں میں جھانکتا ہے اور اگر کسی کونے میں بھی کسی قسم کی ظلمت یا شرک و بدعت کا کوئی حصہ ہوتا ہے تو اس کی دعاؤں اور عبادتوں کو اس کے منہ پر الٹا مارتا ہے اور اگر دیکھتا ہے کہ اس کا دل ہر قسم کی نفسانی اغراض اور ظلمت سے پاک صاف ہے تو اس کے واسطے رحمت کے دروازے کھولتا ہے اور اسے اپنے سایہ میں لے کر اس کی پرورش کا خود ذمہ لیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۸۵-۲۸۶)

"دیکھئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال و متاع خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیا اور آپ کمبل پہن لیا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس پر انہیں کیا دیا۔ تمام عرب کا انہیں بادشاہ بنا دیا اور اسی کے ہاتھ سے اسلام کو نئے سرے زندہ کیا اور مرتد عرب کو پھر فتح کر کے دکھا دیا۔ اور وہ کچھ دیا جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ غرض ان لوگوں کا صدق و وفا اور اخلاص و مروّت ہر (کسی) کے لئے قابل اسوہ ہے۔ صحابہؓ کی زندگی ایک ایسی زندگی تھی کہ تمام نبیوں میں سے کسی نبی کی زندگی میں یہ مثال نہیں پائی جاتی۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۸۶)

ضرورت معلمین

نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ کو جماعتوں کی تعلیم و تربیت کے لئے معلمین کی ضرورت ہے جو احباب میٹرک پاس اور تعلیم و تربیت کا کام کر سکتے ہوں۔ قرآن کریم مع ترجمہ جانتے ہوں وہ امیر صاحب یا صدر جماعت کی معرفت اپنی درخواست ارسال فرمادیں۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

تقریب شادی

عزیزہ عائشہ صدیقہ صاحبہ ایم ایس سی بنت مکرم مولانا دین محمد صاحب شاہد مربی سلسلہ کی تقریب شادی مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب شرما (مقیم سٹاک ہالم سویڈن) ابن مکرم میجر (ریٹائرڈ) عبد الحمید صاحب شرما کے ساتھ مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۹۲ء بروز ہفتہ انجام پائی۔

تقریب رخصتانہ ایوانِ محمود میں منعقد ہوئی۔ قرآن کریم کی تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے مختصر خطاب فرمایا اور باہمی محبت کے لئے دوسروں پر الزام دینے کی بجائے قلبی صفائی کی مؤثر تلقین فرمائی۔

آخر میں پروگرام کے مطابق محترم صاحبزادہ

باقی صفحہ ۷ پر

اس ذات کی فرمانبرداری کریں جو تمام احسانات کا سرچشمہ ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی ہے۔

"اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے اس کے بڑے بڑے رحم انسان کے اوپر ہیں۔ کوئی ایسا انسان نہیں جو گن سکے۔ کیونکہ ہر کام میں انسان اس کا محتاج ہے۔ عمر بھر کے احسان کجا۔ صرف صبح سے شام تک جو احسان اللہ تعالیٰ انسان پر کرتا ہے وہ بھی کوئی گننے بیٹھے تو نہیں گن سکتا اور پھر ہزاروں احسان تو ایسے ہیں کہ انسان خود بھی نہیں سمجھ سکتا۔ مثلاً بیسیوں بیماریاں ہیں جو خود بخود پیدا ہوتی اور خود بخود محض اللہ کے فضل سے دور ہو جاتی ہیں۔ میں نے تجربہ کار ڈاکٹروں سے سنا ہے کہ جب انہوں نے کسی انسان

باقی صفحہ ۸ پر

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۰ صلح ۱۳۷۱ ہش ۳۰ جنوری ۱۹۹۲ء

خُدا کے خاص بندوں کا امتیاز

اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے اپنے جن بندوں کو خاص مقامات پر فائز کرتا ہے ان کو خصوصی طریق پر خاص جذب اور مقناطیسی صلاحیت بھی عطا کرتا ہے۔ ان کی زبان اور قلم میں وہ غیر معمولی برکت اور طاقت رکھ دی جاتی ہے جو اور کسی میں نہیں ہوتی۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک واقعہ ہے کہ آپ کسی کام میں مصروف تھے کہ ایک ایسے صاحب آ گئے جنہوں نے کوئی اعتراض کیا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پاس ایک صاحب موجود تھے۔ حضور نے ان کو فرمایا کہ آپ ان کو جواب دیں۔ مَیں ذرا کام سے فارغ ہو جاؤں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس رفیق نے معترض کو جواب دینا شروع کیا۔ ان کے دلائل بہت واضح تھے اور منطق بھی دُرست تھی۔ باتیں ساری ٹھیک اور مؤثر تھیں۔ لیکن مخاطب پر ان کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اور اس کی گفتگو سے بے اطمینانی جھلکتی رہی۔ حضرت بانیٔ سلسلہ بھی اپنے کام میں مصروف ہونے کے ساتھ ساتھ یہ باتیں سُن رہے تھے۔ جب معترض کی تسلّی نہ ہوئی تو حضور نے اپنا کام ترک کر دیا اور معترض سے مخاطب ہو کر بات شروع کر دی۔ حضور نے بھی انہی باتوں کو دوہرایا جو کہ مخاطب پہلے سے سُن چکا تھا۔ مگر حضور کی گفتگو میں ایسی زبردست تاثیر اور جذب تھا کہ مخاطب مبہوت ہو کر رہ گیا۔ اس کے چہرے سے اطمینان جھلکنے لگا۔ اور رعب سے متاثر ہو کر اس نے سَر جُھکا دیا۔

اب باتیں وہی ہیں مگر اثر اور تاثیر جُدا جُدا ہے۔ اسی کے پیشِ نظر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے یہ بات بار بار ارشاد فرمائی ہے کہ احباب جماعت کو میری باتیں میری آواز میں یا کم از کم میرے الفاظ میں سُنائی جائیں۔ اس سے جو تاثر پیدا ہوتا ہے وہ اس سے کئی گنا زیادہ ہوتا ہے جو عام آدمی کے الفاظ سے مرتب ہوتا ہے۔ حضور ایدہُ اللہ کا یہ ارشاد بے حد اہم اور قابلِ غور ہے۔ حضور فرماتے ہیں،

> "وہ جن لوگوں کے دلوں میں تحریک پیدا کرنا چاہتے ہیں انہیں اپنی زبان میں سُنانے کی بجائے میری زبان میں سُنائیں۔ یہ کوئی بے وجہ تفاخر کے نتیجہ میں مَیں ہرگز نہیں کہہ رہا۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو کہنا میرے لئے دشوار ہے کیونکہ میری ذات سے تعلق رکھتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اپنے حیاء کے جذبات کو قابو کر کے ایک فرض ادا کرنے کے طور پر کہہ رہا ہوں کہ (امام جماعت) کو جو باتیں خدا تعالیٰ دینی کاموں سے متعلق سمجھاتا ہے ان کو کہنے کے انداز بھی عطا کرتا ہے۔ اور ان باتوں میں جیسی گہری سچائی ہوتی ہے ویسی دوسرے کی باتوں میں جگہ جگہ کہیں کہیں تو ہو سکتی ہے مگر بالعموم ساری باتوں میں ویسی سچائی نہیں آ سکتی۔ اور ویسا اثر نہیں پیدا ہو سکتا۔"
> (الفضل ۲۵ جنوری ۱۹۹۲ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور ایدہُ کے ارشادات پر دل و جان سے عمل کرنے کی توفیق دے۔ اے اللہ تُو ایسا ہی کر۔

خُدا کے ہاتھ میں ہم دے کے ہاتھ چلتے ہیں
سلامتی کی ہے وہ گود جس میں پلتے ہیں
نہ ہم کسی سے ہیں خائف نہ ہے کوئی ہم سے
ہمارے دَم سے محبّت کے راگ ڈھلتے ہیں

ابوالاقبال

آنکھ کے آسیب جب تک جا نہ لیں
خوں بہا تصویر کا لیں یا نہ لیں

چاند کو ڈر ہے کہ اس آشوب میں
آہٹیں آبادیوں کو کھا نہ لیں

پُوچھتی ہے مجھ سے کم ظرفی مری
اس گلِ خوبی سے کیا لیں کیا نہ لیں؟

ہر کوئی شامل تھا قتلِ عام میں
آپ یہ ذِمّہ تنِ تنہا نہ لیں

یہ ہمارے ساتھ ہیں جیسے بھی ہیں
ان اسیروں سے مگر وعدہ نہ لیں

منتظم جس کے بِکاؤ مال ہوں
آپ اس دکّان سے سَودا نہ لیں

رُوح کہتی ہے کہ منزل دُور ہے
جسم کہتا ہے ذرا ستا نہ لیں؟

سوچتا ہوں اس دُھوئیں اور دُھند میں
اس کی خاطر کوئی ٹھوکر کھا نہ لیں!

سَر نہ سجدے سے اُٹھانا دوستو
ہم تمہارے پاس جب تک آ نہ لیں

واہ مضطرؔ تم بھی کہتے ہو کہ چُوں
قتل ہو جائیں مگر بدلہ نہ لیں!

چوہدری محمد علی

اسیرانِ راہِ مولیٰ کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

حضرت میر محمد اسماعیل۔ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

سادہ اور باکفائت زندگی

سٹیشنری کے متعلق

اس میں بڑا اندھیر کا خرچ ہوتا ہے۔ اگر سستے پیڈ اور لفافے لے لئے جائیں تو اس میں کونسی ذلت ہے بعض لوگ اگر توجہ کریں تو اپنی سٹیشنری کا خرچ چوتھائی کر سکتے ہیں لیکن یہ تو امیروں کی بات ہے۔ بڑا اندھیر تو سکولوں اور ماسٹروں کی طرف سے ہوتا ہے۔ غریبوں کو روٹی تو میسر نہیں مگر لڑکے لڑکیاں ہر دوسرے تیسرے دن تقاضا کرتے ہیں کہ ماسٹر جی کہتے ہیں کہ تاریخ کی کاپی اڑھائی آنے والی لاؤ اور جغرافیہ کی چار آنے والی۔ اور فلاں مضمون والی اتنے آنے والی۔ وہ آ گئیں تو معلوم ہوا کہ کبھی استعمال ہی نہیں کی گئیں۔ پھر مہینہ بعد اور طرح کی کاپیاں وغیرہ لانے کا حکم ہو گیا۔ غرض ایک لوٹ ہے جو تعلیم دینے والوں کی معرفت والدین پر پڑتی ہے۔ سکولوں کی کتابوں اور فیسوں کے علاوہ یہ مصیبت جونک کی طرح ان کا خون چوستی ہے۔ حالانکہ ہماری جماعت کے استاد اگر تحریک جدید کے ماتحت اس پر غور کریں تو لوگوں کی بہت ساری بچت ہو سکتی ہے۔

حساب کا تمام کام سلیٹوں پر ہو سکتا ہے اور ہر کاپی کے ورقوں کے دونوں طرف لکھا جا سکتا ہے۔ ایک کاپی پر دو دو مضمونوں کے نوٹ آ سکتے ہیں۔ غرض کاغذ سیاہی قلم پنسلوں وغیرہ کے متعلق جو رقم خرچ ہوتی وہ ایک روپیہ میں سے بارہ آنے بچ سکتی ہے اس اسراف میں طالب علموں کا بھی برابر کا قصور ہے۔ لیکن استاد جہاں اس بات کا ذمہ دار ہے کہ لڑکا ترقی کرے وہاں اس بات کا بھی اخلاقی طور پر ذمہ دار ہے کہ اس کے اخراجات نامناسب نہ ہوں۔

بہرحال اگر اس پر چیک رکھا جائے اور استاد اور طلبہ ادھر توجہ دیں تو والدین کی ایک معقول رقم بچ سکتی ہے۔

برتن

برتنوں کے متعلق ایک صورت کفایت کی یہ ہے کہ قلعی کروانے والے برتن کم استعمال کئے جائیں۔ ایک دیگچی جو دو روپے کو آتی ہے اس پر تین سال میں تین روپے صرف قلعی کے خرچ ہو جاتے ہیں۔ اس کے لئے حتی الوسع خاص برتنوں کے سوا عموماً دیگچیاں وغیرہ ایلومینیم کی ہونی چاہئیں تاکہ قلعی کا خرچ نہ کرنا پڑے۔ ایلومینیم کی بابت جو یہ مشہور ہے کہ زہر ہوتا ہے یہ غلط ہے یہ درست ہے کہ ترش اشیاء ایلومینیم کے برتن میں بدمزہ اور کسیلی ہو جاتی ہیں اگر دیر تک یا رات بھر ان میں پڑی رہیں مگر عام طور پر ہمیشہ ایلومینیم کو مضر صحت سمجھنا بالکل غلطی ہے نہ اس سے سل دق کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ نہ ہر کھانا اس میں پک کر خراب ہو جاتا ہے۔ ہاں فائدہ یہ ہے کہ قلعی گر کے بل کی بچت ہو جاتی ہے جو وہ بھی ایک اچھی خاصی رقم ہوتی ہے

فضول تار

مغرب سے ایک ردیہ بھی آ گئی ہے کہ فلاں جگہ کھانا ہے فوراً تار دے دو۔ کسی دوست کو خوشی پہنچے تو فوراً تار دے دینا۔ غرض تار کیا ہے ایک فیشن ہو گیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ کسی شخص نے جمعہ کو ایک خط اپنے دوست کو لکھا اور اس میں لکھا کہ میرا بھائی بیمار ہے۔ وہ خط وہاں ہفتہ کو پہنچ گیا لیکن اس دوست نے اس کا جواب تک نہ لکھا ورنہ اس کا خط وہاں اتوار کو مل جاتا۔ پیر کے دن اس دوست کو خیال آیا کہ اوہو پرسوں سے خط آیا ہوا ہے ہم نے اپنے دوست کو اس خط کا جواب تک نہیں دیا۔ بس پھر کیا تھا ڈبل تار لکھ مارا۔

VERY ANXIOUS HOW
IS YOUR BROTHER
WIRE IMMEDIATELY

گویا نہ صرف اپنے پیسے ضائع کئے اور تار نہ صرف دو دن چھوڑ کر بے وقت بھیجا بلکہ بیچارے دوست پر بھی جرمانہ کر دیا کہ تم تار میں جواب دو ہم نہایت متفکر ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر سچ مچ متفکر ہوتے تو کیوں دو دن پڑے سوتے رہتے۔

کوئی لڑکا پاس ہو جائے تو گویا شرعی فریضہ ہے کہ ہر شخص آٹھ دس آنے ضرور ضائع کرے۔ اس طرح لوگوں کا سینکڑوں روپے خرچ ہو جاتا ہے جس میں زیادہ حصہ اسراف میں داخل ہوتا ہے۔ کسی کو بیمار سن لیں تو بجائے خط کے یہ فرض سمجھا جاتا ہے کہ تار بھیجا جائے۔ اس طرح جہاں لفافہ کی جگہ کارڈ جا سکتا ہو وہاں غرباء کے لئے ایک پیسہ بچا لینا بھی عقلمندی بلکہ ثواب ہے۔ غرض فضول تار اور فضول ٹکٹوں کے اسراف کا خیال رکھو اگر صحیح طور پر پابند تحریک جدید ہونا چاہتے ہو۔

لباس کے متعلق کفایت

میری یہاں ہرگز یہ مراد نہیں کہ سب لوگ ہر ایک بات پر عمل کریں جو یہاں ذکر ہوتی ہے بلکہ مطلب صرف اتنا ہے کہ جو بات کسی شخص کے حالات اور حیثیت کے مطابق مفید ہو وہ اسے اختیار کرے

بستر کی چادریں

سفید لٹھا کی چادریں بہت گراں پڑتی ہیں اور جلدی ختم ہو جاتی ہیں۔ مناسب یہ ہے کہ گھر کے معزز اور بڑے لوگ ایسی چادریں استعمال کریں۔ لڑکوں وغیرہ کے لئے آجکل کھیسوں کی شکل کی بنی ہوئی میل خوری چادریں بہت سستی مل جاتی ہیں جو دیرپا بھی ہوتی ہیں۔

رومال

عورتیں اور نوجوان طالب علم ریشمی رنگین رومالوں کے بڑے شائق ہوتے ہیں۔ اگر یہ رومال دکانوں سے خریدے جائیں تو بعض اوقات ایک روپیہ یا بارہ آنے فی عدد ملتے ہیں وہی رومال دہلی یا لاہور میں لڑکے بازاروں میں بیچتے پھرتے ہیں اور تین آنہ فی عدد دستیاب ہو جاتے ہیں۔ روزانہ استعمال کے رومال سفید یا خاکی لٹھے کے گھروں میں بنا لینے چاہئیں جو بہت سستے پڑتے ہیں۔

رنگین کپڑے

عورتیں اور لڑکیاں گرمی کے موسم میں اپنے کپڑے رنگ لیا کریں اور سفید نہ رکھا کریں تو ایک گونہ کفایت ہو جاتی ہے۔ رنگین کپڑے کم میلے ہوتے ہیں اور سفید دوسرے دن ہی بدلنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ ساتھ ہی دھوبی کا بل بھی بڑھ جاتا ہے۔

زینت کے اخراجات

آجکل مغرب زدہ عورتیں بہت سا روپیہ کریم پوڈر۔ سرخی۔ لپ سٹک منجن وغیرہ اشیاء پر بے دردی سے صرف کرتی ہیں۔ میں جب ایسی عورت کو دیکھتا ہوں کہ نامناسب طور سے اس نے اپنے تئیں ان اشیاء سے آراستہ کیا ہے تو میری زبان پر اس وقت ایک لفظ گردش کرنے لگتا ہے اور وہ لفظ ہے "PAINTED WOMAN" وجہ یہ ہے کہ قدرے سفیدی اور بے معلوم سرخی جو غیر قدرتی نہ معلوم ہو وہ کھپ جاتی ہے اور بری بھی نہیں لگتی۔ لیکن سانولے رنگ پر اتنا سفیدہ کہ بھوت سا معلوم ہو اور ہونٹوں پر اتنی سرخی کہ خون پیا ہوا نظر آئے سخت مکروہ اور ناقابل برداشت نظارہ ہے۔ پھر اس پر لطف یہ کہ ہر پانچ منٹ کے بعد سرخی سفیدہ کی تجدید کی جاتی ہے اور دن رات یہی عمل جاری رہتا ہے۔ خیر یہ تو اپنا اپنا مذاق ہے لیکن شکر ہے کہ میرے گھر میں ابھی تک یہ وبا داخل نہیں ہوئی۔ ہاں ان سب اشیاء میں سے منجن یا ٹوتھ پوڈر بہت ضروری اور مفید ہے لیکن اکثر بازاری منجن بہت قیمتی ہوتے ہیں اس وجہ سے لوگوں کو بہت زیر بار ہونا پڑتا ہے۔ دوسری طرف یہ بھی ہے کہ دانت صاف کرنا کم از کم تین دفعہ روزانہ ضروری ہے۔ صبح کے وقت۔ دوپہر کو بعد از طعام رات کو سوتے وقت۔ اگر بازاری منجن وغیرہ خریدے جائیں تو غریب آدمی کا دیوالہ نکل جائے اس لئے غرباء کے لئے میں تین منجن لکھ دیتا ہوں۔

(۱) اول صرف سنلائٹ صابون برش یا مسواک یا انگلی سے دانتوں پر باہر اور اندر کی طرف رگڑا جائے پھر کلی کی جائے۔ دوپہر کی صفائی کے وقت اتنا ہی کافی ہے۔

(۲) دوسرا نسخہ یہ ہے کہ لکڑی کا کوئلہ باریک پیس کر اس میں ایک چھٹانک منجن میں ۲ ماشہ نمک پیس کر ملا لیا جائے۔ یہ منجن غرباء کے لئے موزوں ہے اور انگلی سے دانتوں کو اگلی اور پچھلی دونوں طرف خوب مانج کر رگڑنا چاہیئے۔

(۳) تیسرا یہ کہ سفید کپڑے کے بوٹ پر پھیرنے والے چاک کی ٹکیہ جیسے بلنکو BLANKO کہتے ہیں باریک پیس لی جائے اور فی ٹکیہ ایک ماشہ کافور پسا ہوا اور تین ماشہ نمک باریک ایک جان کر کے اور ملا کر شیشی میں بھر لیا جائے۔ بس یہ سستے نسخے ہیں جنہیں غریب لوگ بھی استعمال کر سکتے ہیں

ریلوے سفر کے اخراجات

ان اخراجات میں سب سے بڑی کمی خوشحال طبقہ کر سکتا ہے۔ وہ یہ کہ ایسے لوگ سوائے خاص ضرورت اور مصلحت کے بجائے انٹر یا سیکنڈ کلاس ہمیشہ تھرڈ کلاس میں سفر کیا کریں۔ اس میں نہ صرف کفایت ہے بلکہ سادگی اور مساوات بھی ہے اور بہت سا روپیہ بچ جاتا ہے مثلاً اگر قادیان سے دہلی جائیں تو تھرڈ کلاس کا کرایہ چار روپے چودہ آنے ہے اور انٹر کلاس کا کرایہ ساڑھے سات روپے اور سیکنڈ کا قریباً پندرہ روپے حالانکہ صرف ایک رات بھر کا سفر ہے۔ قادیان۔ حیدرآباد۔ کراچی وغیرہ لمبے سفروں میں تو نسبتاً بہت ہی کفایت ہو سکتی ہے اور ایک معقول رقم بچ سکتی ہے۔ اس طرح سفر کے لئے جہاں تک ہو سکے گھر سے کھانا باندھ لیا جائے اور راستوں میں ہوٹلوں وغیرہ سے نہ کھایا جائے تو بھی قدرے کفایت ہو سکتی ہے۔

(الفضل ۲۹ مارچ ۱۹۶۶ء)

حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔ "دیکھو خدا بڑا بے نیاز ہے اس کو اس بات کی کیا پروا ہے کہ کوئی جہنم میں جاوے یا کہ بہشت میں۔ کسی کے دوزخ میں جانے سے خدا کا کچھ بگڑتا نہیں اور کسی کے بہشت میں جانے سے سنورتا نہیں۔ خدا کا اس میں ذاتی نفع یا نقصان کچھ بھی نہیں"

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۶)

ڈاکٹر نصیر احمد خان

مخلص اور خوش اخلاق عالم

مخلص عالم تو آپ کو دنیا میں بہت سے مل جائیں گے مگر خوش اخلاق عالم خال خال ہی ملیں گے۔ نماز روزہ کی پابندی کرنے والوں کے چہرے پر نور تو اکثر ہوتا ہے۔ مگر مسکراہٹ بہت کم۔ وضو کے فیض سے شاداب داڑھیاں روز دیکھنے میں آتی ہیں مگر آنسوؤں سے تر داڑھیاں کمیاب ہیں۔ مزاح سے حظ اٹھانے والے علماء بھی میسّر آجاتے ہیں۔ مگر مذاق کو خوش دلی کے ساتھ برداشت کرنے والے کبھی کبھار ملتے ہیں۔ عالم بے بدل اور فاضل اجل بھی ہوتے ہیں مگر اپنے وعظ پر عمل کی مہر لگانے والے نایاب ہیں۔ جہنم کی آگ سے ڈرانے والے عام ہیں مگر جنت کی خوشبوؤں کی بشارت دینے کا حوصلہ ہر کسی میں نہیں ہوتا۔ مفلسی میں مہمان نوازی سے حظ اٹھانے والے کہاں ملتے ہیں۔ لائق استاد تو بسا اوقات میسّر آجاتے ہیں۔ مگر محبت کرنے والے استاد مشکل ہی سے دستیاب ہوتے ہیں۔

ان کمیاب اوصاف سے متصف ایک عالم کا جب انتقال ہوا تو اسکی موت کے بعد احساس ہوا کہ ہم نے کیا چیز کھو دی۔ حضرت مولانا ابوالعطاء سے پہلا تعارف ۱۹۴۳ء/۴۴ء میں ہوا۔ میں اس وقت ایف ایس سی کالج لاہور میں پڑھتا تھا۔ حضرت فضل عمر کا ارشاد تھا کہ واقفین زندگی گرمیوں کی چھٹیوں میں قادیان آکر قرآن کریم اور حدیث کا درس لیا کریں۔ اس سال اس ارشادِ گرامی کے مخاطب ہم دو تھے۔ مکرم چوہدری ناصر محمد صاحب سیال اور خاکسار قرآن کریم کے درس کے لئے حضرت مولانا ابوالعطاء مقرر ہوئے۔ چنانچہ چند ہفتے ہم نے محاورہ کے مطابق آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ میں اپنے آپ کو اُن کے شاگردانِ رشید میں تو شمار نہیں کرتا البتہ اُن کا ایک نالائق شاگرد ضرور ہوں۔ اس زمانے کا تاثر بھی میرے دل پر یہی ہے کہ مولانا کی طبیعت میں سختی بالکل نہ تھی۔ بلکہ نرمی غالب تھی۔ بعد میں یہ تاثر زیادہ پختہ ہوتا گیا۔

ذہن کے پردے پر کئی واقعات نقش ہیں۔ لدھیانہ میں جلسہ (فضل عمر) کے موقعہ پر مخالفت جوش میں تھی۔ جس مکان میں پہلی بیعت ہوئی تھی وہ شہر کے اندر تھا۔ چنانچہ حضرت (فضل عمر) کی مکان مذکور کی طرف روانگی سے قبل حضرت مولانا ایک گروہ کے ساتھ پیدل مکان کی طرف روانہ ہوئے اور حضور دوسرے راستے سے بخیریت منزلِ مقصود پر پہنچ گئے۔ ربوہ میں مولانا کی نوازشات سے بہت دفعہ بہرہ ور ہوا۔ وہ کسی نہ کسی بہانے اپنے گھر پر اجتماع کرتے اور مہمانوں کی تواضع کرکے اپنا جی خوش کر لیا کرتے تھے۔ آخری تقریب جس میں مجھے شرکت کا موقع ملا ان کے بیٹے مکرم عطاء الکریم صاحب کی بطور مربی لائبیریا کو روانگی تھی۔ جس روز انہیں جانا تھا اُس روز صبح ناشتے کی دعوت تھی۔ بہت سے احباب مدعو تھے۔ چائے کے بعد فوٹو ہوئی جو الفرقان کے کسی شمارہ میں شائع ہو چکی ہے اپنے بیٹے سے یہ ان کی آخری ملاقات تھی مگر اُس وقت یہ بات کسے معلوم تھی؟۔

ایک مرتبہ میں نے مولانا کو اپنے ہاں مدعو کیا۔ ہمارا بیٹھنے کا کمرہ کھانے کے کمرے سے ملحق ہے اور دونوں مل کر کافی کشادہ رقبہ میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ بیٹھتے ہی فرمایا یہ تو ہال ہے کیا ہی اچھا ہو کہ حضرت صاحب یہاں بیٹھے ہوں اور قرآن کریم کا درس ہو رہا ہو! اس واقعہ سے ان کی اندرونی خواہش اور لگن کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

مولانا کی ساری عمر درس و تدریس میں گذری۔ کچھ عرصہ وہ تعلیم الاسلام کالج میں دینیات کے پروفیسر بھی رہے اس طرح ہمیں ان کی رفاقت کا شرف بھی حاصل ہوا۔ کالجوں میں سٹاف روم کا ماحول وکیلوں کے بار روم سے ذرا ہی ثقہ ہوتا ہے۔ اکثر اساتذہ نوجوان تھے۔ مولانا کا مقام اور علم مسلم تھا تاہم ہنسی مذاق میں کوئی فقرہ چست ہو جاتا تو کبھی برا نہ مانتے بلکہ بچوں کی سی معصومیت کے ساتھ مذاق میں شریک ہو جاتے۔

ایک دفعہ ایک دوست کی دعوت پر کالج کے چند اساتذہ تفریح اور شکار کی غرض سے لائلپور کے ایک گاؤں میں گئے چار پانچ بندوقیں تھیں جن میں مولانا کی ایک نالی بھی تھی۔ جب گاؤں قریب آیا تو ایک درخت پر چند کبوتر یا شاید ہریل نظر آئے حضرت مولانا کی بزرگی کے پیش نظر سب نے کہا کہ مولوی صاحب آپ فائر کریں مولانا نے بندوق اونچی کی اور کہا کہ کارتوس دینا تاکہ فائر کروں۔ کسی منچلے نے فقرہ کسا کہ حضرت اگر کارتوس نہیں تھے تو خالی اس ڈنڈے کو لانے کی کیا ضرورت تھی۔ اس پر ایک لمحہ کیلئے آپ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار ظاہر ہوئے مگر اگلے لمحے ہی دوبارہ مسکراہٹ کھیلنے لگی اور آپ سب کی ہنسی خوشی میں شامل ہو گئے۔

ان کا نمایاں وصف ان کا قلب سلیم اور اطاعت شعاری تھی۔ اوّل امامت ثانیہ اور بعد میں امامت ثالثہ کے زمانے میں انہیں اہم فرائض سونپے گئے جو انہوں نے ہمیشہ خندہ پیشانی اور خلوص کے ساتھ ادا کئے اطاعت کا مادہ اس قدر تھا کہ وہ امام وقت کے ہاتھ میں گویا ایک آلہ بن جاتے تھے۔ کہ جس طرح امام چاہے اس سے کام لے۔ اس اطاعت کے ساتھ ساتھ ادب کی حد کے اندر رہتے ہوئے بے تکلفی کا عنصر بھی ہوتا جو بجائے خود فطرتِ صحیحہ اور خلوص کا ایک اہم جزو ہے۔

وفات سے تین روز پہلے جمعہ کی نماز کے بعد آپ گھر کی طرف روانہ ہوا ہی چاہتے تھے کہ میں بھی بیت الذکر سے نکلا۔ میں نے عرض کی کہ تشریف رکھیں آپ کو کار پر چھوڑ آتا ہوں۔ مزاج پرسی پر فرمایا کہ ویسے تو ٹھیک ہوں مگر کمزوری بہت ہے میں نے کہا غذا کا خیال رکھیں۔ فرمایا حتی المقدور ایسا کرتا ہوں تم بتاؤ غذا کیسی ہو؟ اتنے میں ہم دارالرحمت کا موڑ مڑے۔ فرمانے لگے آگے سڑک کچی ہے تم کار واپس کر لو تھوڑا سا فاصلہ ہے میں پیدل چلا جاؤں گا۔ یہ اُن سے آخری ملاقات تھی۔ دو روز بعد میرا چھوٹا بیٹا عزیز منیر احمد خان مغرب کے بعد ان کا بلڈ پریشر دیکھنے گیا۔ آپ اُس سے باتیں کرتے رہے اور دوبارہ آنے کے بارے میں اُسے کہا کہ کل پھر آکر دیکھ جانا۔ صبح سویرے یہ خبر ملی کہ مولانا رات بارہ بجے انتقال فرما گئے۔

اُن کے گھر تعزیت کے لئے پہنچے تو دیکھا کہ اُن کی نعش اُس کمرے میں رکھی تھی جہاں چند ماہ قبل اُنہوں نے جناب حکیم مبارک احمد خان صاحب ایمن آبادی کی آمد پر مجھے اور بعض اور دوستوں کو چائے پر مدعو کیا تھا۔

(الفضل ۳۰ جون ۱۹۷۷ء)

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات

بھارت ــــ عورتوں کیخلاف جرائم

نئی دہلی بھارت کی ایک خبر مظہر ہے کہ باوجود اس کے کہ حکومت نے سخت قوانین بھی بنائے ہیں اور ان کو لاگو کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش بھی کی جاتی ہے۔ وہاں خواتین کے خلاف جرائم خطرناک حد تک بڑھ گئے ہیں۔ ۲۵۰۰ جنسی زیادتی کے واقعات اغوا کے جرائم کے علاوہ ۲۵۰۰ ایسی خواتین کی موت کا ذکر کیا گیا ہے جنہیں جہیز کم لانے کی وجہ سے ۱۹۹۱ء میں ہلاک کیا گیا۔ یہ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ جرائم کا گراف گذشتہ دو چار سالوں میں اوپر ہی چڑھتا چلا گیا ہے اور اس کے علاوہ یہ بات بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ تمام جرائم کی رپورٹ بھی درج نہیں کروائی جاتی۔ جہاں تک سرکاری اعداد و شمار کا تعلق ہے۔ جہیز نہ لانے کی وجہ سے ۲۴۴۸ عورتوں کی موت رجسٹر کروائی گئی جبکہ ۵۹۱۶ عورتوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے واقعات واقعات رونما ہوئے اور ۱۲۹۰۲ عورتوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی گئی۔ ۱۱۶۷ عورتوں کو اغوا کیا گیا۔ جہاں تک ہندی بولنے والے لوگوں کا سوال ہے جن میں تعلیم کی کمی ہے وہاں جرائم کی تعداد زیادہ ہے۔ اتر پردیش میں ۲۰۷۴ جہیز کے کیس ہوئے اور ۲۰۱ جنسی زیادتی کے کیس ہوئے۔ مدھیہ پردیش میں ۲۴۵ جنسی زیادتی کے کیس ہوئے جبکہ ۱۱۴۷ خواتین سے چھیڑ چھاڑ کے کیس ہوئے۔ جہاں تک یونین ٹیریٹریز کا تعلق ہے۔ دہلی میں سب سے زیادہ رفتار رہی اور خواتین کے خلاف ۳۱۸۶ جرائم درج کروائے گئے جن میں ۱۱۱ جہیز کی وجہ سے ہلاکت کے کیس تھے اور ۱۸۲ جنسی زیادتی کے اور ۱۹۶ عورتوں سے چھیڑ چھاڑ کے اور ۱۸۳۱ ایسے کیس تھے جن میں خاوند یا اس کے رشتہ داروں نے عورت پر ظلم کیا۔ کہا جاتا ہے کہ جب تک معاشرہ اپنے روایتی رسم و رواج کو قائم رکھے گا یہ جرائم ہوتے رہیں گے اس سے مراد یہ لی جاتی ہے کہ جب تک والدین ایک دوسرے کے اعتماد پر بھروسہ کرتے ہوئے شادیاں کر دیں گے۔ اور بچوں کی دیگر ضروریات کو مدّنظر نہیں رکھیں گے جرائم کم نہیں ہو سکتے۔ یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ والدین ایسے حفاظتی اقدامات نہیں کرتے جن سے انکی بیٹیاں ایسے جرائم سے محفوظ رہ سکیں۔ جہیز میں جو سامان دیا جاتا ہے اس کی فہرست ظاہر نہیں کی جاتی اور بعد میں جب کوئی مسئلہ پیدا ہوتا ہے تو اس بات کا ثبوت نہیں دیا جا سکتا کہ کون کونسی چیز دی گئی تھی اور کون سی چیزیں نہ دی جا سکیں۔ تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ قانون تو بنائے گئے ہیں لیکن جن اداروں کا ان قوانین کو لاگو کرنا فرض ہے۔ وہ ایس

باقی صفحہ ۷ پر

چوہدری محمد علی

حضرت چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب

حضرت چوہدری محمد عبداللہ خاں صاحب ایک نابغۂ روزگار تھے۔ ایسے وجودوں کے لئے چشم فلک مدتوں چشم براہ رہتی ہے۔ اور جب آتے ہیں تو صفحۂ ہستی پر اپنے حسین اور انمٹ نقوش چھوڑ جاتے ہیں۔ قسّام ازل نے کس فیاضی سے حضرت چوہدری نصر اللہ خاں صاحب کی اولاد کو حسنات دارین سے نوازا۔ اور انہوں نے جس وفاداری، لگن اور عشق سے نعماءِ دین و دنیا کا حق ادا کرنے کی کوشش کی اس کے بیان کے لئے ایک دفتر چاہیئے۔

حضرت چوہدری محمد عبداللہ خاں صاحب کا اپنا ایک مقام ہے آپ میں ایک والہانہ پن اور عاشقانہ فدائیت کا ایک خاص رنگ تھا جو ایک خاصے کی چیز تھی۔ آپ کو ہر احمدی، چھوٹا ہو یا بڑا، پیارا نظر آتا تھا۔ آپ دین اور دنیا کو دل کی آنکھ سے دیکھتے اور پرکھتے تھے۔ آپ کا دماغ آپ کے دل کا خادم تھا جو رات دن اس کی فرمائشیں پوری کرتا رہتا تھا۔ اور اس میں نشاط و انبساط محسوس کرتا تھا۔ اگر مجھ سے پوچھا جائے تو میں کہوں گا کہ ان کا طرۂ امتیاز یہی دردمندِ دل تھا جو ہر کس و ناکس کی مصیبت پر تڑپ اُٹھتا تھا۔ بے روزگار، مجبور اور مظلوم لوگوں کا آپ کے دروازے پر تانتا لگا رہتا تھا۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے چوہدری صاحب پہلے ہی سے ان کے انتظار میں ہوں۔ یہ ضروری نہ تھا کہ ضرورتمند ان کو جانتا ہو یا اُن کے جاننے والوں کو جانتا ہو۔ اور یہ بھی ضروری نہ تھا کہ چوہدری صاحب بھی اس متعلقہ افسر یا فریق کو جانتے ہوں جس کے پاس ضرورتمند کے نزدیک اس کا علاج موجود ہو۔ وہ اپنے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اور دُکھی لوگوں کے دکھ سے بیقرار ہو کر اور ان لوگوں کے حُسنِ ظن سے اپنی طبعی حیا کے ہاتھوں مجبور ہو کر کہ وہ اپنی فریاد محمد عبداللہ خاں کے پاس لے کر آئے ہیں، ایک بے قراری کے عالم میں دکھ کے ازالہ کی کوشش کرتے تھے اور اس بات میں قطعاً کوئی عار محسوس نہ کرتے تھے کہ فریادی کو جس دفتر میں آپ لے کر جا رہے ہیں وہاں سے انکار ہو جائے گا، لیکن عجیب بات یہ ہے کہ کبھی انکار نہیں ہوتا تھا اور ہر بار اللہ تعالیٰ دُکھی دلوں کے اس سچے خادم کی لاج رکھ لیتا تھا۔

آپ نے ہر مجبور و مظلوم سے اور ہر احمدی سے خصوصاً ٹوٹ کر محبت کی ہے۔ دراصل یہ محبت ایک عکس اور نتیجہ تھا اس محبت کا جو آپ کو حضرت فضل عمر اور خاندان حضرت اقدس سے تھی اس محبت اور عشق کی کیفیت و کمیت اور ان کے لئے غیرت کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جنہوں نے آپ کو دیکھا ہو۔ اور دراصل اسی محبت اور غیرت کی سولی پر چڑھ کر آپ اپنی فدائیت کی مثال قائم کر گئے ہیں۔ جو آنے والی نسلوں کو حیرت سے انگشت بدنداں رکھے گی اور دلوں کو گرماتی رہے گی۔

آپ کی باقیاتِ صالحات میں آپ کے وہ بیٹے بھی ہیں جنہوں نے اپنے عظیم باپ کے نقش قدم پر چل کر آپ کی طرح اپنے وجود کو خدمت کے لئے وقف کر رکھا ہے اور جن کو دیکھ کر یوں لگتا ہے جیسے حضرت چوہدری محمد عبداللہ خاں صاحب دوبارہ زندہ ہو گئے ہیں۔ آپ کے ایک فرزند کی ایک خاص عنایت کی وجہ سے میں نے اپنی ممنونیت کا تذکرہ خاندان حضرت بانیٔ سلسلہ کے ایک فرد سے کیا تو مجھے جواب ملا کہ اس میں حیرت کی کون سی بات ہے۔ آخر بیٹے کس کے ہیں؟ آپ چوہدری عبداللہ خاں صاحب کے بیٹے سے اس سے کم کی توقع ہی کیسے رکھ سکتے ہیں؟

چوہدری صاحب کی ہمہ پہلو شخصیت کا ایک حسین رخ یہ بھی تھا کہ جہاں آپ انتہائی رقیق القلب تھے، وہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسکراہٹوں کے بے پایاں خزانوں سے بھی مالا مال کر رکھا تھا۔ ہر وقت مسکراتے رہتے بلکہ ہلکی دل لگی اور لطیف مزاح کا مادہ بھی بدرجہ اتم آپ کو ودیعت ہوا تھا۔ ڈسکہ میں عزیز مسعود احمد صاحب ابن محترم چوہدری نذیر احمد صاحب وینس کی جناب چوہدری احمد شکر اللہ خاں صاحب کی صاحبزادی سے شادی تھی۔ بارات میں میں بھی شامل تھا۔ اس تقریب پر محترم چوہدری عبداللہ خاں صاحب اور ان کے برادر سابق امیر جماعت لاہور محترم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب دونوں موجود تھے۔

اس موقعہ پر ایک معمر دوست غالباً چوہدری قاسم علی نام بھی موجود تھے جو سابق یونینسٹ پارٹی کے ایک ممتاز رکن اور بڑی وجاہت کے مالک تھے۔ انہیں یہ دونوں برادران "بھائیا جی" کہہ کر پکارتے تھے۔ یہ دونوں ان کو بار بار چھیڑتے تھے اور چوہدری عبداللہ خاں صاحب ان کے پرانے واقعات کے حوالے سے اس رنگ میں مزاح اور ہلکی پھلکی چھیڑ چھاڑ کی صورت پیدا کرتے تھے کہ سننے والا مسکرائے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔ یہ صورتحال ایک گھنٹے سے زائد عرصہ تک چلتی رہی۔ آخر بھائیا جی پکار اُٹھے کہ کوئی ہے جو مجھے ان سے بچائے اور ان کی بہن کو اندر جا کر اطلاع دے کہ وہ میری مدد کو پہنچیں؟ ساری محفل مسکرا رہی تھی۔ میں نے عزیز مسعود احمد صاحب سے کہا کہ کچھ کرنا چاہیئے۔ وہ ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ آپ اتنی جلدی گھبرا گئے ہیں۔ یہ مذاق تو سالہا سال سے چل رہا ہے۔

بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ آپ شعر بھی کہتے تھے۔ اور ایک حساس اور گداز دل کے مالک تھے۔ اور حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے کے ذرا سے ذکر سے آپ کا قلب صافی پگھل کر آنکھوں کے رستے بہنے لگتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحم کرتا رہے۔ کے ہاں جب آپ تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل تھے ایک دعوت تھی۔ مہمان اندرونی صحن میں داخل ہو رہے تھے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب اور محترم چوہدری عبداللہ خاں صاحب نہایت پیار اور دوستانہ رنگ میں ایک دوسرے سے محو گفتگو تھے۔ عاجز بتقاضائے ادب ان کے عقب میں کھڑا تھا۔ کہ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب نے بلند آواز سے فرمایا۔ عبداللہ خاں! تمہیں اپنا وہ شعر یاد ہے۔ اور پھر ایک شعر پڑھا جس میں عجیب والہانہ انداز میں حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے سے محبت و عشق کا اظہار کیا گیا تھا۔ اس پر چوہدری صاحب نے ایک آہ کھینچی اور پکار کر کہا۔ میاں! آپ نے یہ کیا ستم کیا؟ یہ شعر کیوں یاد دلا دیا؟ اور بے اختیار آپ کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے۔ اور وہ حضرت مرزا صاحب سے اور مرزا صاحب ان سے لپٹ گئے۔ میں ان کے قریب ہونے کی وجہ سے یہ نظارہ دیکھنے پر مجبور تھا۔ میں تو خود اندر صحن میں چلا گیا اور شمع امامت کے یہ دونوں پروانے بہت دیر کے بعد اندر آئے۔

اُن کی ایک عظیم یادگار جماعت احمدیہ کراچی بھی ہے۔ آپ سالہا سال تک اس جماعت کے امیر رہے۔ اور آپ نے امارت کا حق ادا کر دیا۔ اس جماعت کی فعالیت اور فدائیت اس کے امیر کی فعالیت اور فدائیت کی آئینہ دار تھی۔ کئی جماعتیں افراد کی قوت میں تو جماعت کراچی سے بڑی تھیں۔ لیکن صاف نظر آتا تھا کہ بحیثیت ایک جماعت کے کوئی سی جماعت عشق و محبت اور مستعدی اور اطاعت کے بلند تر مقام پر فائز ہے۔ دراصل جماعت کراچی نے اپنے امیر کا لبادہ اوڑھ لیا تھا۔ اور اس کے جذبہ سے سرشار ہو کر اپنا تن من دھن امام جماعت کے حضور لے کر حاضر ہو چکے تھے۔

حضرت چوہدری صاحب محبت کرنا اور کروانا جانتے تھے۔ جو ان سے ملتا انہی کا ہو کے رہ جاتا۔ اس سلسلے میں میں ایک چھوٹا سا واقعہ عرض کرتا ہوں۔ جو چھوٹا ہے لیکن درحقیقت بہت بڑا ہے۔ اور چونکہ ایک نوجوان کے متعلق ہے اس لئے مفہوم کے لحاظ سے اور بھی قابلِ غور ہے۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ایک پرانے طالب علم جلسہ سالانہ سے ایک روز پہلے ربوہ پہنچ چکے تھے۔ وہ ہر جلسہ پر اس عاجز سے ملاقات کے لئے تشریف لاتے تھے۔ شام کے وقت وہ میرے پاس آئے۔ سلام... کے بعد خلاف معمول کھڑے کھڑے فوراً رخصت چاہی۔ میں نے انکار کیا کہ اتنی دور سے آئے ہو اور ملنے آئے ہو۔ آتے ہی اس طرح واپس جانے نہیں دوں گا۔ جب انہوں نے اصرار کیا تو میں نے راستہ روک لیا اور ان کو پکڑ کر بٹھانا چاہا میں نے محسوس کیا کہ یہ بیٹھیں گے نہیں اور یہ کہ ان کو کوئی غیر معمولی پریشانی ہے جسے وہ بیان بھی نہیں کرنا چاہتے۔ اسی تردد کد میں چار پانچ منٹ گزر گئے۔ ان کی بیقراری بڑھتی ہی جاتی تھی۔ وہ ایک اونچے درجے کے کھلاڑی اور شکاری ہیں۔ خصوصاً اونچی چھلانگ میں تو ان کا ریکارڈ بھی رہا۔ ہم لوگوں نے انہیں پیشہ ور کھلاڑی ہی سمجھا۔ لیکن ان کی یہ حالت اور کیفیت کھلاڑیوں والی آزاد کیفیت نہ تھی۔ وہ گھبراہٹ کے عالم میں اپنا دامن چھڑا کر بھاگ جانا چاہتے تھے۔ میرے لئے یہ ایک نیا تجربہ تھا وہ بار بار کہہ رہے تھے کہ مجھے دیر ہو رہی ہے۔ مجھے دیر ہو رہی ہے۔ اور میں نے

باقی ص ۷ پر

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مع وجوہ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۸۳۱۴ میں ناصر احمد صاحب ولد محمد اسماعیل صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانگا P.O پھلورہ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۱۰-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین برقبہ ۹ کنال مالیتی -/۵۰،۰۰۰ روپے۔ (۲) مکان دو عدد جس میں میرا حصہ ۱/۲ ہے مالیتی -/۳۰،۰۰۰ روپے۔ (۳) موٹر سائیکل مالیتی -/۱۰،۰۰۰ روپے (۴) نقد بیس ہزار روپے۔ (۵) ایک پلاٹ برقبہ ۱۸ مرلہ جس میں میرا حصہ ۱/۲ حصہ مالیتی -/۲۵،۰۰۰ روپے کل جائیداد مالیتی ایک لاکھ پینتالیس ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ناصر احمد ولد محمد اسماعیل ساکن مانگا P.O پھلورہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۱۔ ریاض احمد سیکرٹری مال مانگا ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد شریف سابق صدر جماعت احمدیہ مانگا ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۸۳۱۵ میں خالدہ نسرین زوجہ ناصر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانگا P.O پھلورہ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۱۰-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی -/۴۰۰۰ روپے۔ (۲) بکری مالیتی -/۵۰۰ روپے۔ (۳) سلائی مشین مالیتی -/۱۰۰۰ روپے۔ (۴) استری بجلی والی مالیتی -/۱۰۰ روپے۔ (۵) لوہے کی کرسیاں مالیتی -/۲۲۰۰ روپے دس روپے ماہوار حصہ آمد ادا کروں گی۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ خالدہ نسرین زوجہ ناصر احمد ساکن مانگا ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ناصر احمد خاوند موصیہ مسل نمبر ۲۸۳۱۴۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد شریف سابق صدر جماعت احمدیہ مانگا۔

مسل نمبر ۲۸۳۱۶ میں رانا عبدالحئی خان کریامی ولد رانا عبدالرحمن خان قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۶۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۸ ج ب P.O خاص ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۹-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین برقبہ سات ایکڑ واقع چک ۸۸ ج ب ضلع فیصل آباد مالیتی پانچ لاکھ روپے۔ (۲) زرعی زمین برقبہ ۴ ایکڑ واقع کنجروڑ ضلع سیالکوٹ مالیتی -/۴۰۰۰۰ روپے (۳) رہائشی مکان مالیتی -/۸۰،۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۶۴۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ رانا عبدالحئی خان کریامی چک ۸۸ ج ب P.O خاص ضلع فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد ابراہیم خان وصیت نمبر ۲۵۷۱۲۔ گواہ شد نمبر ۲۔ شریف احمد خان چک نمبر ۸۸ ج ب ضلع فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۸۳۱۷ میں بشریٰ فردوس زوجہ محمد یاسین عادل قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملک ٹاؤن P.O کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱۱-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ **حق مہر** بذمہ خاوند محترم مبلغ -/۱۰،۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ بشریٰ فردوس ملک ٹاؤن P.O کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر ۱۔ اظہر احمد ناظم سیکرٹری تحریک جدید کوٹ عبدالمالک گواہ شد نمبر ۲۔ محمد صادق وصیت نمبر ۲۵۷۱۱۔

مسل نمبر ۲۸۳۱۸ میں مبارکہ بیگم زوجہ بشارت احمد صاحب قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۱۲ تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ حال جرمنی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۵-۱۹۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر -/۵۰۰۰ روپے (۲) نقد رقم -/۴۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۳۲۰ DM مارک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ مبارکہ بیگم زوجہ بشارت احمد جرمنی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ فاروق احمد جرمنی گواہ شد نمبر ۲۔ منور احمد چیمہ جرمنی۔

مسل نمبر ۲۸۳۱۹ میں فضل احمد باجوہ ولد غلام محمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱/۲۶ دارالرحمت شرقی ربوہ حال جرمنی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۹-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ

کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے ۸۶۰/- مارک ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ فضل محمود باجوہ ۲۶/۱۱ دارالرحمت شرقی ربوہ حال جرمنی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ الطاف احمد ولد چوہدری محمد منیر جرمنی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ خالد جاوید خان ولد عبد اللطیف خان جرمنی۔

مسل نمبر ۲۸۳۲۰ میں امتہ القدیر بنت غفور احمد قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ۹/۲۹ دارالبرکات نمبر ۳ ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۷-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ القدیر بنت غفور احمد ۹/۲۹ دارالبرکات نمبر ۳ ربوہ گواہ شد نمبر ۱۔ رانا مقصود احمد ولد غلام رسول۔ گواہ شد نمبر ۲۔ امتہ الحلیم شاہدہ وصیت نمبر ۲۱۰۵۷۔

مسل نمبر ۲۸۳۲۱ میں ناہید شیریں زوجہ چوہدری نثار احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۱۲-۱۱۱ ناصر آباد ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۴-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند محترم ۳۰۰۰/- روپے (۲) طلائی زیورات وزنی ۱۰ تولہ مالیتی ۳۰۰۰۰/- روپے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ ناہید شیریں زوجہ چوہدری نثار احمد ۱۱۲-۱۱۱ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری نثار احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری عبد الحق وصیت نمبر ۱۳۲۶۵۔

مسل نمبر ۲۸۳۲۲ میں امتہ الجمیل زوجہ مبارک احمد تنویر قوم راجپوت پیشہ تدریس عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی آف مرالہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱۰-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیورات وزنی ۹ تولہ مالیتی ۳۱۰۰۰/- روپے۔ (۲) حق مہر بذمہ خاوند محترم ۲۰۰۰/- روپے (۳) ترکہ والد ۴ مرلہ زمین جس کے وارث والدہ صاحبہ دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۸۰۵/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ الجمیل زوجہ مبارک احمد تنویر وکالت تعلیم ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد جمال وصیت نمبر ۲۴۸۷۲۔ گواہ شد نمبر ۲۔ صوفی جمال الدین وصیت نمبر ۱۵۷۷۰۔

مسل نمبر ۲۸۳۲۳ میں حنیفہ بیگم زوجہ چوہدری عطاء اللہ چیمہ قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۵-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۲ تولہ مالیتی ۷۰۰۰/- روپے (۲) فریج ایک عدد مالیتی ۱۲۰۰۰/- روپے۔ (۳) نقد ترکہ والدین ۲۵۰۰۰/- روپے اور حق مہر ۳۲/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت خرچ خورونوش مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ حنیفہ بیگم زوجہ چوہدری عطاء اللہ چیمہ چک نمبر ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ہدایت اللہ صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۳۵ ج ب ضلع سرگودھا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ بشیر احمد سیکرٹری مال چک ۳۵ ج ب ضلع سرگودھا۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

دروازے میں ان کو کلائی سے پکڑ رکھا تھا۔ آخر لاچاری اور بے بسی کے عالم میں کہنے لگے کہ فلاں ٹرین کے آنے کا وقت ہو رہا ہے۔ اس پر ہمارے امیر صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ میں ان کے استقبال کے لئے جانا چاہتا ہوں آپ مجھے جانے دیں۔ میں نے فوراً ان کا بازو چھوڑ دیا اور وہ پوری رفتار سے بھاگ کر چلے گئے۔ اور میں اور طلباء جو اس نظارے کو دیکھ کر میرے قریب آگئے تھے وہ اور میں عزیز موصوف کو تکتے رہ گئے۔

آپ کا کراچی کی پبلک سے ہر طرح پر تعلق تھا۔ شاعر، ادیب، اخبار نویس سیاست دان، سبھی ایک اشارے پر کھنچے چلے آتے تھے۔ ان کی یہ مقناطیسی کشش اونچے طبقوں تک ہی محدود نہ تھی کراچی کا وہ نچلا طبقہ جنہیں بڑے لوگ منہ لگانا بھی پسند نہیں کرتے تھے، وہ بھی آپ کے مداحوں میں شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تالیف و تسخیر قلوب کا ایک نسخہ دیا ہوا تھا۔ کہ جو اُن سے ملتا۔ انہی کا ہو کے رہ جاتا۔ یہ نسخہ دراصل بے غرض جذبۂ خدمتِ خلق اور ایک دردمند دل کے سوا اور کچھ نہ تھا۔

اللہ تعالیٰ آپ کی روح پر جنت میں خوشیوں کی بارش برسائے اور اپنے قرب خاص سے نوازے۔ اور ان کی نیک اولاد کو جو صدقۂ جاریہ کے طور پر ہمارے درمیان موجود ہے۔ اور فدائیت اور عشق کا وہی نمونہ پیش کر رہی ہے جو ان کے عظیم باپ نے قائم کیا تھا۔ بیش از پیش خدمات کی توفیق دے۔ اور اپنی نعمتوں سے نوازے اور وہ اپنی صلاحیتوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتے ہوئے خدمت سلسلہ کی توفیق پاتے رہیں۔ اور اس خاندان میں ہمیشہ چوہدری عبد اللہ خان پیدا ہوتے رہیں۔

(عبد اللہ ص ۳۱۹ تا ۳۲۶)

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

مرزا مبارک احمد صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۹۲ء کو دولہا کے والد مکرم میجر ریٹائرڈ عبد الحمید صاحب تنہا نے اپنے مکان واقع دارالرحمت وسطی کے ملحق میدان میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جہاں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے اس رشتہ کو ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔

درخواست دعا: مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب امیر جماعت سانگلہ ہل کی اہلیہ مکرمہ نجمہ صاحبہ کے گردے خراب ہیں اور فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔ اُن کی حالت تشویشناک ہے۔

احباب ان کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

ہیں ایک دوسرے سے تعاون نہیں کرتے اور اس کے علاوہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ وہ اس قابل نہیں ہیں کہ ایسا کام ٹھیک طور پر سرانجام دے سکیں۔

خبریں

ملکی خبریں

○ پنجاب کے بلدیاتی انتخابات کے بعد ان اداروں کی قیادت حاصل کرنے کا معرکہ بھی مسلم لیگ نے جیت لیا۔ چیئرمینوں وائس چیئرمینوں میئروں اور ڈپٹی میئروں کا انتخاب شو آف ہینڈ کے ذریعے کیا گیا۔ میاں عبدالمجید لاہور میٹروپولیٹن کارپوریشن کے لارڈ میئر اور چوہدری ذوالفقار چیئرمین ضلع کونسل منتخب ہوگئے۔ فیصل آباد میں ملک اشرف، راولپنڈی میں آغا عبدالرشید جیلانی سیالکوٹ میں شیخ ظفر اقبال آنند اور گوجرانوالہ میں بابو جاوید میئر ہوگئے۔

○ سی آئی اے کراچی کے سابق ڈی آئی جی سمیع اللہ خان مروت کو معطل کردیا گیا ہے۔ معطلی کے احکامات ان کے دور میں ہونے والی سی آئی اے کی مبینہ بدعنوانیوں اور بے ضابطگیوں کی تحقیقات کرنے والی ٹیم کی رپورٹ کے بعد جاری کئے گئے۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ پی ڈی اے بلوچستان حکومت سے علیحدگی کا فیصلہ ۲ فروری کو کرے گی۔

○ پنجاب بھر میں دفاتر روزگار ختم کرنے کا فیصلہ کرلیا گیا ہے اس کی وجہ یہ بتائی جارہی ہے کہ گریڈ ۱۱ سے ۱۶ تک کی بھرتی کا اختیار پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ہے جبکہ گریڈ ۱ سے ۱۰ تک کی بھرتی کا اختیار کمیٹیوں کو دے دیا گیا ہے۔ اس سے ان دفاتر کی افادیت ختم ہو رہی ہے۔

○ جھنگ میں دوسری بینک ڈکیتی کے نتیجہ میں حبیب بینک سے سات لاکھ روپے لوٹ لئے گئے۔ بینک کے اندر فائرنگ سے دو افراد زخمی ہوگئے۔ ڈاکوؤں نے ہینڈ گرینیڈ مار کر تھانیدار سمیت ۲ اہلکاروں کو زخمی کردیا۔

○ سندھ میں امن وامان کی صورت حال بظاہر پرسکون کہی جارہی ہے لیکن گزشتہ ۶ دن میں سندھ میں ۲۲ افراد قتل ہوگئے جبکہ ڈاکوؤں نے ۵۰ افراد کو اغوا کرلیا۔ اس عرصے میں ۸ پولیس اہلکار بھی ہلاک ہوئے۔

○ ایک مغربی ملک کے سفارت کار نے معتدل مزاج افغان رہنماؤں سے ایک ملاقات میں کہا ہے کہ اگر آپ ہمارا ساتھ دیں تو ہم بنیاد پرست افغان مجاہدین کو راستے سے ہٹا دیں گے۔

○ وزیر اعظم ایک بین الاقوامی کانفرنس میں شرکت کے لئے جنیوا جارہے تھے کہ ان کے طیارے کے چار انجنوں میں سے ایک میں خرابی ہوگئی جس کے نتیجے میں تہران میں ان کے طیارے کو ہنگامی طور پر اترنا پڑ گیا۔ تہران کے ہوائی اڈے پر نائب وزیر خارجہ نے وزیر اعظم پاکستان کا خیر مقدم کیا۔

○ ہائی کورٹ نے ایک مقدمے میں ریمارکس دیئے ہیں کہ پولیس اہلکار صرف نمبر بنانے کے لئے لوگوں کو اسلحہ کے مقدمات میں ملوث کر دیتے ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ امریکہ نے اعلان کیا ہے روس کی طرف جن ایٹمی میزائیلوں کا رخ ہے وہ تبدیل نہیں کیا جائے گا تاہم وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے جمہوریہ روسیا کے صدر مسٹر یلسن کی طرف سے اس اعلان کا خیر مقدم کیا ہے۔ جس میں امریکہ کی طرف سے ایٹمی میزائیلوں کا رخ موڑنے کا اعلان کیا گیا ہے۔

○ سابق سوویت ریاست آرمینیا اور آذربائی جان کے انتہا پسندوں کے درمیان شدید لڑائی سے ۸۰ افراد ہلاک ہوگئے۔ آذربائی جان کے باشندوں نے آرمینیا کے ایک گاؤں پر حملہ کردیا۔ تنازعہ کی وجہ نگورنو کاراباخ ہے۔

○ عراق کو ایٹمی وکیمیاوی ٹیکنالوجی فراہم کرنے والی جرمن فرموں نے اب ایران کا رخ کرلیا ہے۔ اس ٹیکنالوجی کی فراہمی خلیج کی جنگ کے فوراً بعد شروع ہوئی۔

○ چینی وزیر اعظم نے اٹلی کا دورہ کیا تو ان کے خلاف مظاہرین نے "یہ قاتل ہے" کے نعرے لگائے۔ ۱۹۸۹ء میں چین میں جمہوریت پسندوں کو قتل کرنے کے بعد یہ پہلا دورہ ہے۔

○ اسرائیل کے وزیر اعظم اسحاق شامیر کے خلاف تحریک عدم اعتماد ناکام ہوگئی ہے۔ تحریک کے حق میں ۴۹ اور مخالفت میں ۵۵ ووٹ آئے۔ دو جماعتوں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔

○ جاپان کمبوڈیا کے پناہ گزینوں کے لئے ۸۰ لاکھ ڈالر امداد دیگا۔

○ اٹلی میں دو ٹرینوں کے درمیان تصادم سے ۵ افراد ہلاک اور ۱۲۵ زخمی ہوگئے۔

○ ماسکو میں مشرق وسطیٰ کے بارے میں امن مذاکرات لبنان، شام اور فلسطینی وفد کی غیر موجودگی میں شروع ہوگئے ہیں۔ فلسطینی وفد مذاکرات میں شریک ہونے کے لئے ماسکو پہنچا ہوا ہے۔ لیکن اس نے اسرائیل کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے شرکت نہیں کی۔ اسرائیل کا کہنا تھا کہ وہ بے دخل کئے جانے والے فلسطینیوں کو وفد میں شامل نہیں دیکھنا چاہتا۔ فلسطینی اس پر اصرار کر رہے ہیں کہ اپنے وفد کی تشکیل ان کا اپنا معاملہ ہے۔ اس لئے وہ مذاکرات میں شامل نہیں ہوئے۔

○ انڈونیشیا میں راسخ العقیدہ مسلمان اپنا علیحدہ ٹی وی سٹیشن قائم کرینگے۔

بازیافتہ سائیکل: کوئی صاحب اپنا سائیکل ہمارے کلاب میں چھوڑ گئے ہیں۔ جن صاحب کا ہو نشانی بتاکر لے جائیں۔

فرید احمد عارف معرفت دارالرحمت غربی۔ ربوہ۔

بقیہ: صـ۱ سے آگے

کا پوسٹ مارٹم کیا تو معلوم ہوا کہ اسے سِل ہوئی تھی جو اندر ہی اندر اچھی ہوگئی۔ یہ تو اس قسم کی بیماریوں کا حال ہے جو اپنا نشان پیچھے چھوڑ جاتی ہیں مگر کئی بیماریاں ایسی ہیں جو اپنا نشان نہیں چھوڑتیں۔ کیا معلوم کہ وہ کس تعداد میں پیدا ہوئیں اور کب اللہ تعالیٰ کے فضل نے انہیں دور کردیا۔ اسی طرح انسان کو بڑھاپے میں احتیاجیں ہیں پھر جوانی میں پھر اس سے پہلے بچپن میں۔ پھر اس سے پہلے ماں کے پیٹ میں۔ ان سب کو اللہ تعالیٰ کے احسان نے ہی پورا کیا ہے۔ پھر ماں کے پیٹ سے پہلے انسان جس حالت میں تھا۔ پھر اس سے پہلے جسے ماں باپ بھی نہیں جانتے۔ ان سب حالتوں میں بھی خدا ہی کے فضل سے انسان اس موجودہ حالت تک پہنچا ہے۔ خیر! یہ تو پوشیدہ احسانات ہیں۔ ظاہری احسانات کو بھی انسان اگر گننا چاہے تو نہیں گن سکتا۔ باوجود اس کے بہت سے لوگ ہیں جو محسن کے احسان فراموش ہیں حالانکہ پیدائش سے پہلے پیدائش کے بعد جوانی بڑھاپے سے گذرتے ہوئے حشر ونشر تک ان احسانات کا سلسلہ چلا جاتا ہے۔ ان احسانات پر غور کرتے ہوئے ہمارا فرض ہو جاتا ہے کہ ہم اس ذات بابرکات کی فرمانبرداری کریں جو ان احسانات کا سرچشمہ ہے۔ مخلوقات میں سے تھوڑا سا بھی احسان کوئی کرتا ہے تو وہ احسان کرکے یہی چاہتا ہے کہ میرا فرمانبردار ہو۔ حالانکہ مخلوق میں سے جو احسان کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا ہی پیدا کردہ ہے۔ پھر جس چیز سے وہ احسان کرتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی پیدا کی ہوتی ہے۔ اور پھر وہ شفقت اور مہربانی جو باپ یا ماں اپنے بیٹے پر کرتے ہیں وہ بھی خدا ہی نے پیدا کی ہوئی ہے۔ اس لئے اصل میں حمد کے لائق اور احسان ماننے کے قابل تو وہ ہستی ہے جو رب العالمین ہے جس کے احسانات ذرے ذرے پر ہویدا ہیں۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ جنوری ۱۹۱۶ء)

بچوں کی جملہ امراض کے شافی علاج کے لئے
النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ۔ ربوہ

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی شیشی ۱۶ روپے۔ بڑی شیشی ۴۸ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
مکمل کورس ۔/۱۵۰ روپے
زد جامِ عشق خاص
چار صد اسی (۴۸۰) روپے
ناصر دواخانہ ربوہ فون ۶۳۴

دماغی امراض، مالیخولیا (وہم وسواس ڈر خوف) جنون (دیوانگی) بے خوابی، مرگی، نسیان، بلڈپریشر نیز خارش ہر قسم کے علاوہ زنانہ مردانہ امراض کے علاج اور مشورہ کیلئے مکمل تفصیلات کے ساتھ
قاضی دواخانہ چک چٹھہ ڈاکخانہ متصل حافظ آباد گوجرانوالہ روڈ فون ۲۱۱۴ کوڈ ۰۴۳۸